بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd. No. K. 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ المصلح

۱۶ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

فی پرچہ ۲

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۵ | ۳۰ ہجرت ۱۳۳۲ ہش | ۳۰ مئی ۱۹۵۳ء | نمبر ۵۴

اگر جنوبی کوریا نے صلح سمجھوتے کو توڑنے کی کوشش کی تو امریکہ اس کی حمایت سے دستبردار ہو جائیگا

جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری کو امریکہ کی دھمکی۔ کمیونسٹوں نے اقوام متحدہ کی تازہ ترین تجاویز بھی رد کر دیں

واشنگٹن ۲۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری کو خبردار کیا ہے کہ اقوام متحدہ عنقریب کوریا میں صلح کا جو سمجھوتہ کرنے والی ہے۔ اگر جنوبی کوریا نے اسے توڑنے کی کوشش کی۔ تو امریکہ اس کی حمایت سے ہاتھ اٹھا لے گا۔ اور اگر امریکہ نے جنوبی کوریا کی مالی حمایت سے ہاتھ اٹھا لیا۔ تو جنوبی کوریا کمیونسٹوں کے مقابلہ میں دو ہفتے بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ اس دھمکی کے باوجود صدر جنوبی کوریا سنگمن ری نے حکومت کے دفاتر کو سیئول سے پوسان منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ آٹھویں فوج کا ہیڈ کوارٹر ان پر اپنا اثر نہ ڈال سکے۔ کینیڈا اور نیوزی لینڈ نے امریکہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ نے جنگی قیدیوں کے سلسلہ میں جو تجاویز پیش کی ہیں۔ وہ ان کی پوری پوری حمایت کرتے ہیں۔

ادھر صلح کی بات چیت کرنے والی جماعت میں جنوبی کوریا کے نمائندے نے کہا ہے۔ کہ پچیس مئی کو اقوام متحدہ کے وفد نے کمیونسٹوں کو جو تجاویز پیش کی ہیں۔ کمیونسٹوں نے انہیں سرسری طور پر رد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ انہیں یہ امر کمیونسٹوں کے اعلیٰ نمائندے جنرل نام اِل کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے۔ جو انہوں نے اقوام متحدہ کے وفد کو لکھا تھا۔ جنوبی کوریا کے نمائندہ کا بیان ہے۔ کہ جنرل نام اِل نے اقوام متحدہ کے وفد کی یہ تجویز رد کر دی ہے۔ کہ جو جنگی قیدی اپنے وطنوں کو واپس جانے سے انکار کریں۔ انہیں اقوام متحدہ کے سپرد کر دیا جائے۔ کیونکہ اقوام متحدہ کوریا کی جنگ میں خود ایک فریق کی حیثیت سے حصہ لے رہا ہے۔ جنرل نام اِل نے کہا۔ کہ اقوام متحدہ کی پیش کردہ تجاویز ناقابل قبول ہیں۔ جنوبی کوریا کے نمائندے نے کہا۔ کہ اگرچہ جنوبی کوریا نے حالیہ تجاویز کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ لیکن اس نے اقوام متحدہ کے کاغذات دیکھے ہیں۔ جن سے اسے یہ بات پتہ چلی ہے۔

پاکستان نے نہر سویز کے بارے میں برطانیہ اور مصر کے جھگڑے میں مصالحت کی پیشکش نہیں کی

کراچی ۲۹ مئی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے ایک بیان میں اس خبر کی تردید کی ہے کہ پاکستان نے نہر سویز کے علاقہ کے بارے میں برطانیہ اور مصر کے جھگڑے میں مصالحت کی پیشکش کی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان صرف اسی صورت میں دونوں ملکوں میں مصالحت کرا سکتا ہے۔ جب دونوں فریق پاکستان سے اس امر کی درخواست کریں۔ لیکن اب تک کسی ایک فریق نے بھی پاکستان سے اس قسم کی درخواست نہیں کی۔ پاکستان صرف یہ کر سکتا ہے کہ دونوں فریقوں میں تصفیہ کرانے میں اپنے اثر سے کام لے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۹ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

پنجاب میں چھوٹی رقموں کی بچت کی مہم

اسی لاکھ ترانوے ہزار روپے جمع ہوئے

لاہور ۲۹ مئی ۵۳-۱۹۵۲ء کے مالی سال میں پنجاب میں ۸۰ لاکھ ۹۳ ہزار روپے چھوٹی رقموں کی بچت کی مہم میں جمع ہوئے۔ گو یہ رقم ۵۱-۱۹۵۰ء کی جمع شدہ رقم سے زیادہ ہے۔ لیکن پھر بھی اتنی نہیں جتنی اس سال کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ طے پایا تھا کہ پچھلے مالی سال میں ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے جمع کئے جائیں۔ صرف ضلع جہلم۔ راولپنڈی اور گوجرانوالہ میں مقررہ حد سے زیادہ رقم جمع ہوئی۔ ضلع لاہور کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کی رقم مقرر کی گئی تھی۔ لیکن وہاں صرف ۲۰ لاکھ روپے کی رقم جمع ہوئی۔

امریکہ سے ۱۵ سو ٹن کیمیائی کھاد کراچی پہنچ گئی

کراچی ۲۹ مئی۔ امریکہ سے ایک جہاز ۱۵ سو ٹن کیمیائی کھاد لے کر آج کراچی پہنچ گیا دو ماہ کے اندر اندر امریکہ پاکستان کو ۷۵ ہزار ٹن کیمیائی کھاد بھیجے گا۔ یہ اس کی پہلی کھیپ تھی وزارت خوراک و زراعت کے سیکرٹری مسٹر شجاعت علی حسنی جہاز کے لنگر انداز ہوتے وقت بندرگاہ پر موجود تھے انہوں نے کہا کہ یہ کھاد زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کرنے کے لئے انتہائی کار آمد ہوگی آپ نے کہا امریکہ نے یہ کھاد بھیج کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ پاکستان کو ٹھوس امداد دے رہا ہے۔ اور یہ دونوں ملکوں کی دوستی کا ثبوت ہے۔

پاکستان میں ملکہ کا لقب

کراچی ۲۹ مئی۔ پاکستان کے غیر معمولی گزٹ کے شائع کردہ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے یہ اعلان کرنے کی ہدایت کی ہے۔ کہ آئندہ سے پاکستان میں ہر مجسٹی ملکہ الزبتھ دوم کا لقب و خطاب حسب ذیل ہوگا۔ "الزبتھ دوم۔ جزائر برطانیہ اور دوسرے زیر نگیں علاقوں کی ملکہ اور دولت مشترکہ کی سربراہ۔"

مسٹر ڈلس کی واشنگٹن کو روانگی

طرابلس ۲۹ مئی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس ایران کے ساتھ مشرق وسطیٰ کے ملکوں کا دورہ کرنے کے بعد آج رات واشنگٹن جا رہے ہیں۔ واشنگٹن میں وہ صدر آئزن ہاور کو اپنی رپورٹ پیش کریں گے۔ کل رات انہوں نے طرابلس میں کہا کہ مجھے امریکہ کی خارجہ پالیسی بنانے کے لئے بنیاد مل گئی ہے۔ مسٹر ڈلس کے ساتھیوں نے کہا کہ امریکہ پوری کوشش مصر اور برطانیہ کے اختلافات کو کم کرنے کی کی جائے گی۔ ادھر حکومت مصر نے اس امر کی تردید کی کہ جنرل نجیب نے مسٹر ڈلس کو کوئی خفیہ پیغام دیا ہے۔

— کراچی۔ ۲۹ مئی۔ حکومت پاکستان نے اس امر کی تردید کی ہے کہ سو سو روپے کے نوٹ بند ہونے والے ہیں۔

پنڈت نہرو کی جنرل نجیب سے ملاقات

قاہرہ ۲۹ مئی۔ ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی میں شرکت کے لئے لندن جاتے ہوئے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو آج صبح قاہرہ پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم مصر جنرل نجیب نے ان سے ملاقات کی پنڈت نہرو نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ ہندوستان نہر سویز کے علاقے کے بارہ میں مصر اور برطانیہ کے جھگڑے کے پر امن طور پر طے ہو جانے کا خواہشمند ہے۔ کشمیر کے بارہ میں انہوں نے بتایا۔ کہ وہ اس مسئلے پر لندن میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے بات چیت کریں گے

اٹلی میں کمیونسٹ پارٹی کے برسر اقتدار آنے پر امریکہ اس کی امداد بند کر دیگا

روم ۲۹ مئی۔ اٹلی میں امریکی سفیر نے کہا کہ اگر عام انتخابات میں دائیں یا بائیں بازو کی انتہا پسند یا رجعت پسند پارٹیوں نے غلبہ حاصل کر لیا۔ تو امریکہ اٹلی کو امداد دینا بند کر دے گا۔ اٹلی کے دونوں ایوانوں کے انتخابات اگلے مہینے کی ۷ تاریخ کو شروع ہو رہے ہیں

شعیب قریشی نے مسٹر جین کے خط کا جواب بھیج دیا

کراچی ۲۹ مئی۔ نئی دہلی ریڈیو کا کہنا ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر مہاجرین و آبادکاری مسٹر شعیب قریشی نے ہندوستان کے وزیر مہاجرین مسٹر اجیت پرشاد جین کے خط کا مختصر جواب دیا ہے۔ خط میں لکھا ہے۔ کہ میں ابھی اس مسئلہ پر غور کر رہا ہوں۔ اور جتنی جلد ممکن ہو سکے گا۔ اس کا قطعی جواب بھیج دوں گا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۵۳ء

صحیح طریق

ممالک متحدہ امریکہ میں دو سائنس دانوں جولیس روزن برگ اور اس کی بیوی ایتھل روزن برگ کو اس جرم میں سزائے موت دی گئی ہے۔ کہ انہوں نے دوسری عالمگیر جنگ میں روس کے پاس ایٹم کا راز افشا کیا تھا۔ ممالک متحدہ امریکہ کی سپریم کورٹ نے تین دفعہ اپیل کے باوجود ان کی سزا بحال رکھی ہے۔ اور حالانکہ پریذیڈنٹ آئزن ہاور پہلے ایک دفعہ ان کی رحم کی اپیل مسترد کر چکے ہیں۔ ان کا وکیل پھر ایک دفعہ ان کے لئے رحم کی درخواست کر کے قسمت آزمائی کرنا چاہتا ہے۔ آخری خبر یہ ہے۔ کہ میاں بیوی نے برقی کرسی کی موت سے بچنے کے لئے یہ درخواست کی ہے۔ کہ ان کی سزائے موت کو بیس سال قید میں تبدیل کر دیا جائے۔

امریکی عوام کو ان سے بڑی ہمدردی ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے جو خطوط اپنے بچوں اور دوستوں کو اپنی گرفتاری کے زمانہ میں لکھے ہیں۔ ان کو ایک مشہور مطبع شائع کر رہا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ بعض ایسی دستاویزات موجود ہیں۔ جن سے ان کے جرم کی تخفیف پر اثر پڑ سکتا ہے۔

اس آخری امر کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اگر ایسی کوئی واقعی اہم چیز موجود ہوتی تو یقیناً عوام کی ہمدردی ہوا نہیں میاں بیوی کے ساتھ ہے کامیاب ہوتی۔ مگر سرکاری وکیل ججوں سے ان کی سزائے موت کی تکمیل کے لئے تاریخ مقرر کرنے پر زور دے رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ محض قیاس آرائی ہے۔ البتہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بہت سے امریکی ان میاں بیوی کی رہائی کے خواہشمند ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ ان کے ساتھ ضرور رعایت کی جائے۔ مگر جرم غداری ایسا جرم ہے کہ کوئی حکومت شاذ و نادر ہی اس میں نرمی گوارا کر سکتی ہے۔ اس لئے یہ کم ہی امید ہے۔ کہ ان کی آخری درخواست بھی پذیرائی حاصل کر سکے گی۔

اس ضمن میں ایک بات جو سب کے لئے قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ امریکہ ایک جمہوری ملک ہے۔ اور وہاں کے شہری پرلے درجہ کے آئین پسند ہیں۔ چنانچہ روزن برگ کے معاملہ میں جہاں عوام دل سے چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ رعایت کی جائے مگر کیا مجال ہے کہ انہوں نے کوئی ایسا اقدام کیا ہو۔ جو غیر آئینی ہو۔ اس لئے نہ تو انہوں نے ان کی رہائی کے لئے خاموش یا ہنگامہ آرا مظاہرے کئے ہیں۔ نہ ہڑتالیں کرائی ہیں۔ نہ ان کے بڑے سائنس دان ہونے کا واسطہ دے کر کہ ملک کو ان کی موت سے نقصان پہونچے گا۔ عوام کو حکومت کے خلاف برانگیختہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور نہ ملکی وقار کے خطرہ کو آڑ بنایا گیا ہے۔ نہ انہوں نے میاں بیوی کے اصل جرم کو چھپا کر عوام میں حکومت کے خلاف تہمت تراشی شروع کی ہے۔ انہوں نے جو کچھ کیا ہے نہایت آئینی طریق سے کیا ہے۔ عدالتوں میں واقعات کی بنا پر اپیلیں کی ہیں۔ یا رحم کی اپیل کا سہارا لیا ہے۔

ایک محب الوطن آئین پسند قوم کے افراد یا جماعتیں ایسے معاملات میں جو طریق اختیار کر سکتی ہیں۔ وہ امریکہ کے لوگوں نے کیا ہے۔ اس سے سر مو تجاوز نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایک جمہوری ملک میں تمام وہ طریقے غیر آئینی ہیں۔ جو محض رائے عامہ کو بھڑکا کر حکومت کو مرعوب کرنے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو ہر ایک جمہوری کہلانے والے ملک کے شہریوں کو امریکہ کے شہریوں سے سیکھنی چاہیئے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اکثر اسلامی ممالک میں آئین پسندی کا صحیح تصور پیدا نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ وطنی حکومت کے باوجود بہت سے محب الوطن شہری غرض پرستوں کے فریب میں آجاتے ہیں۔ اور ان کی غیر آئینی جدوجہد میں محض اس لئے کہ ان کا طریق کار ابتداً پر امن معلوم ہوتا ہے۔ بلا سوچے سمجھے شامل ہو جاتے ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کا انتظام

احباب اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کو علم ہے کہ ہماری جماعت کی تاریخ اب تک غیر محفوظ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بعض لوگوں نے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بھی نامکمل ہیں۔ پس سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تاریخ سلسلہ احمدیہ کے مکمل کرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے قریب کے زمانہ کی تاریخ مرتب کی جائیگی۔ تاکہ ضروری واقعات محفوظ ہو سکیں۔ سلسلہ کی تاریخ کئی جلدوں میں مکمل ہوگی۔ تین سال تک کام کا اندازہ ہے۔ اس کی چھپوائی اور لکھوائی وغیرہ پر کم از کم تیس پینتیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پر چونکہ اس وقت کافی بار ہے۔ اس لئے اس کام کا علیحدہ انتظام کرنے کے لئے میں احباب جماعت میں سر دست صرف مبلغ بارہ ہزار روپیہ کی تحریک اس کام کے لئے کر رہا ہوں۔ جب یہ روپیہ خرچ ہونے کو ہوگا۔ پھر اور اپیل کی جائے گی۔ جماعت کے جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ انہیں سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا یہ کام جلد پایۂ تکمیل کو پہونچ جائے۔

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس تحریک کے لئے مد کھول دی گئی ہے۔ جو احباب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو "بمد تصنیف تاریخ سلسلہ احمدیہ" بھجوا دیں۔

یہ رقم میرے اختیار میں رہے گی۔ اور میرے ہی دستخطوں سے برآمد ہو سکے گی:

والسلام

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ

خطبہ جمعہ

رمضان کے مبارک ایام سے فائدہ اٹھاؤ اور خدا تعالیٰ کے آگے گریہ و زاری کرو تا اس کی مدد اور نصرت تمہیں حاصل ہو

صرف زندہ رہنے کی کوشش نہ کرو بلکہ سچے مسلمان بنکر زندہ رہنے کی کوشش کرو کہ یہی ہمارا اصل مقصود ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ مئی ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج کل

رمضان کا مہینہ

چل رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول فرماتا ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ تو ہمیشہ ہی بیرونی امداد کے محتاج ہیں۔ ایک کمزور انسان ہر وقت بیرونی امداد کا محتاج ہوتا ہے ایک طاقت رکھنے والا انسان اپنے مخالف کو نیچے گرانے کی طاقت رکھتا ہے۔ بلکہ یقین رکھتا ہے کہ وہ اسے گرا سکتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ کسی مددگار کو نہیں بلاتا۔ لیکن ایک کمزور انسان جب اس پر کوئی طاقتور ہستی حملہ کرے۔ یا وہ کسی جتھہ میں گھر جائے۔ تو اس وقت اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ اگر اس کا کوئی دوست قریب ہے۔ تو اسے مدد کے لئے آواز دے۔ اور اگر کوئی دوست قریب نہیں تو بغیر کسی تعیین کے آواز دے کہ اگر کوئی خدا تعالیٰ کا بندہ اپنے اندر انصاف اور رحم کا مادہ رکھتا ہے تو وہ اس کی مدد کے لئے آئے۔

انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے

کہ اگر راہ چلتے اور راہ گذروں پر کوئی حملہ کرتا ہے۔ تو وہ اونچی آواز سے شور مچایا کرتے ہیں کہ مار دیا مار دیا۔ اب یہ فقرہ خبر کے طور پر تو ہوتا نہیں۔ کیونکہ وہ کسی معین فرد کو آواز نہیں دیتے۔ بلکہ درحقیقت اس فقرہ کے اندر آواز دینے والے کی نازک کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جب کسی شخص کے کان میں آواز پڑتی ہے۔ اس سے یہ اپیل ہوتی ہے کہ وہ پکارنے والے کی مدد کرے۔ اور اسے مصیبت سے چھڑائے۔ یہ آواز ایسی طبعی چیز ہے۔ کہ جانوروں تک میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر تم کوّوں کو پتھر مارتے ہو تو وہ کائیں کائیں کا شور مچاتے ہیں۔ آخر کائیں کائیں کرنے کا پتھر مارنے سے کیا جوڑ ہے۔ کائیں کائیں کرنے کے یہی معنے ہیں کہ وہ مارے جا رہے ہیں۔ اور اگر کوئی ہستی قریب موجود ہے۔ تو وہ

ان کی مدد کو آئے

اور مارنے والے سے انہیں بچائے۔ جب تم کتے کو مارنے کے لئے پتھر اٹھاتے ہو۔ تو وہ چائیں چائیں کرنے لگ جاتا ہے۔ آخر چائیں چائیں کرنے کا پتھر اٹھانے یا ڈنڈا مارنے سے کیا تعلق ہے۔ چائیں چائیں کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ آواز بلند کرتا ہے۔ کہ اگر اس کا کوئی ساتھی قریب ہو۔ تو وہ اس کی مدد کو آئے۔ تم بچے کو مارتے ہو۔ تو وہ رونے لگ جاتا ہے اور روتا بھی آہستہ آواز سے نہیں بلکہ بلند آواز سے روتا ہے۔ اس کے بلند آواز سے رونے کے بھی یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنی فریاد لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ کہ اگر ان کے دل میں عدل ہے انصاف ہے۔ رحم ہے تو وہ اس کی مدد کو آئیں۔ پس

کمزور اور مظلوم کا فریاد کرنا

ایک طبعی بات ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کسی شخص کے عیب کو بیان کرنا جائز نہیں۔ سوائے مظلوم کے۔ کہ وہ یہ شور مچائے کہ اس پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ پس جانوروں کی شہادت اس بات پر موجود ہے۔ بچوں کی شہادت اس بات پر موجود ہے۔ بڑوں کی شہادت اس بات پر موجود ہے۔ قرآن کریم کی شہادت اس بات پر موجود ہے پھر اور کس شہادت کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت جو دنیا بھر میں مظلوم ہے۔ جو اتنی بے بس اور بے کس ہے کہ اتنی بے کس اور بے بس جماعت دنیا میں کوئی نہیں۔ جس کی مثال مسیح کے اس قول سے ملتی ہے۔ کہ پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں۔ اور درندوں کے لئے بھٹ ہیں۔ لیکن ابن آدم یعنی مسیح کے لئے سر چھپانے کی بھی کوئی جگہ نہیں

حقیقت یہ ہے

کہ تمہاری حالت چڑیوں، فاختاؤں۔ کبوتروں کوّوں۔ بٹیروں اور چھوٹے سے چھوٹے جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ ان کے رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ موجود ہے۔ ان کا کوئی ملجا ہے۔ جنگل کے درندوں اور میدانوں کے چرندوں کے لئے بھی جگہ موجود ہے۔ کیونکہ دنیا میں ایسی جگہیں موجود ہیں جو انہیں پناہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن تمہارے لئے پناہ کی کوئی جگہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ کوئی

خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا

بندہ تمہیں پناہ دے۔ آخر خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والے بندے ہر ملک اور ہر قوم میں موجود ہوتے ہیں۔ جن میں خواہ اپنی شہرت کی خاطر، خواہ خدا تعالیٰ کے خوف سے انصاف اور عدل پیدا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب طائف کے لوگوں کو وعظ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور

طائف والوں نے

آپ سے برا سلوک کیا۔ پتھر مارے۔ اور آپ کو شہر سے نکال دیا۔ تو مکہ کی روایات کے مطابق کہ جب تک کوئی شخص کسی شہر میں رہتا تھا وہ شہری حقوق کا حقدار ہوتا تھا۔ لیکن جب وہ اپنی مرضی سے شہر چھوڑ کر چلا جاتا۔ تو وہ شہری حقوق کا اس وقت تک حقدار نہیں رہتا تھا۔ جب تک کہ شہر میں رہنے والے پھر اسے شہری حقوق نہ دے دیں۔ اسلئے مکہ والے سمجھتے تھے کہ طائف جانے کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے شہری حقوق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ آپ اور آپ کے ساتھی بھی یہ جانتے تھے کہ جب تک نئے سرے سے مکہ کے شہری حقوق آپ کو نہ ملیں۔ آپ کا

مکہ میں داخل ہونا

آسان نہیں۔ چنانچہ جب آپ طائف سے واپس آئے۔ اور آپ کو اس بات کی امید نہ رہی۔ کہ طائف اور اس کے گرد و نواح کے لوگ آپ سے نیک سلوک سے پیش آئیں گے۔ تو آپ نے اپنے ساتھی حضرت زیدؓ سے فرمایا زید چلو ہم مکہ میں واپس چلتے ہیں۔ زیدؓ نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ کیا مکہ والے آپ کو دوبارہ داخل ہونے دینگے۔ یعنی وہ تو پہلے سے ہی مخالف ہیں۔ اور پھر جب آپ ایک دفعہ شہر چھوڑ کر آ گئے ہیں تو عرب کے رواج کے مطابق آپ نے مکہ کے شہری حقوق چھوڑ دیئے ہیں۔ اب وہ آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ آپ نے فرمایا زید تم وائل کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ اگر تم مجھے پناہ دو تو میں مکہ میں دوبارہ آ جاؤں۔

مکہ کی ریاست کے اندر

ہر رئیس کا یہ حق تھا۔ کہ وہ کہے میں فلاں شخص کو شہر میں رہنے کا حق دیتا ہوں اس لئے آپ نے زید کو وائل کے پاس بھیجا۔ کہ اگر تم ہمیں پناہ دینے کے لئے تیار ہو تو ہم شہر میں آ جائیں۔ حضرت زیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ہمارا شدید ترین دشمن ہے۔ وہ ہمیں پناہ کیوں دے گا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جاؤ وائل بے شک دشمن ہے۔ لیکن ساتھ ہی

اس کے اندر

یہ شان اور خوبی

بھی پائی جاتی ہے۔ کہ اگر اس سے کوئی پناہ مانگے تو پناہ نہ دینے میں وہ اپنی ہتک محسوس کرتا ہے۔ وائل ان چند چوٹی کے دشمنوں میں سے تھا جو آپ کی ہمیشہ ہی مخالفت کیا کرتے تھے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے ماتحت زید اس کے پاس گئے۔ اور کہا۔ وائل مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم مجھے شہری حقوق دینے کے لئے تیار ہو۔ جس کے یہ الفاظ مقرر تھے۔ کہ اگر تم مجھے پناہ دو یعنی یہ کہہ دو۔ کہ میں حفاظت کا ذمہ وار ہوں۔ آپ مکہ میں واپس آجائیں تو میں دوبارہ مکہ میں آجاؤں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے وائل کی فطرت کو پڑھا۔ وائل آپ کا شدید ترین دشمن تھا۔ اس نے گیارہ سال تک آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دکھ دیا تھا۔ اس کے پانچ لڑکے تھے۔ اس نے زید کی بات سنتے ہی اپنے لڑکوں کو بلایا۔ اور ان سے کہا تم تلواریں نکال لو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پناہ مانگی ہے۔ اور میں خاندانی عزت اور وقار کے لحاظ سے اس بات پر مجبور ہوں کہ اسے پناہ دوں۔ شاید مکے والے ہمارا مقابلہ کریں۔ اس لئے تمہارا فرض ہے۔ کہ تم ایک ایک کر کے مرجاؤ۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آنچ نہ آنے دو۔ اور وہ خود بھی اپنے لڑکوں کے ساتھ مکہ کے دروازہ کے پاس گیا۔ اور آپ کو ساتھ لے آیا

اس قسم کے نظارے

اب بھی ملتے ہیں۔ پچھلے فسادات میں بھی بعض لوگوں نے بڑی شرافت دکھائی ہے۔ اور حکومت کے بعض ارکان نے بھی اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ لیکن بہرحال وہ انفرادی مثالیں ہیں۔ جمہوریت کے نام پر جو آواز اٹھائی گئی تھی۔ وہ تمہارے خلاف تھی۔ میں تو اسے اکثریت کی آواز نہیں کہتا۔ مگر وہ مخالفت سے اکثریت ہی کی آواز کہتے تھے۔ حکومت درحقیقت جمہوریت کی ہی ہوتی ہے۔ شریف الطبع لوگوں کا ہمدردی کرنا۔ ایک جزوی چیز ہے قانونی اور اصولی نہیں۔ حق یہی ہے۔ کہ تمہارے لئے اس زمین پر جس کو دنیا والے اپنی کہتے ہیں کوئی ٹھکانا نہیں لیکن

ایک اور ہستی بھی ہے

جو اس زمین کی ملکیت کی مدعی ہے۔ یہ زمین بغیر نزاع کے کسی کی ملکیت نہیں۔ بلکہ اس کے دو مدعی ہیں۔ ایک مدعی حکومت اور جمہور ہے۔ میں نے حکومت کا نام اس لئے لیا ہے کہ بعض جگہ جمہوریت نہیں ہوتی۔ بلکہ شخصی حکومت ہوتی ہے۔ لیکن اس زمین کی ملکیت کا ایک مدعی خدا تعالیٰ بھی ہے۔ خدا تعالیٰ بھی کہتا ہے۔ یہ زمین میری ہے۔ اور دنیا بھی کہتی ہے کہ یہ زمین ہماری ہے۔ اب پناہ دینے والا مالک ہوتا ہے۔ اگر زمین کے مالک مسلمان ہیں۔ تو یاد رکھو تمہارے لئے اس زمین پر کوئی ٹھکانا نہیں۔ تم آج بھی مرے اور کل بھی مرے۔ لیکن اگر زمین کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ اور حقیقتاً اس کا ہی مالک ہے۔ اور تم اسے پکارتے ہو اور اس سے

دعائیں کرتے اور مدد مانگتے ہو

اور وہ تم کو اس زمین پر رہنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور تمہیں اس پر رہنے کا حق دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ تم عزت اور آبرو کے ساتھ میری زمین پر رہ سکتے ہو۔ تو اگر وہ اس زمین کا مالک ہے۔ تو تم اس زمین پر رہ سکتے ہو۔ اور اگر وہ مالک نہیں۔ تو تم باوجود اس کی اجازت کے اس زمین پر نہیں رہ سکتے۔ اب تم خود اپنے یقین کے لحاظ سے فیصلہ کر لو۔ کہ روئے زمین کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ جو عرش پر بیٹھا ہے۔ یا انسان ہیں۔ جو اس کی ملکیت کے دعویدار ہیں اگر اس کے مالک انسان ہیں۔ تو وہ تمہیں ہر وقت تنگ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر اس کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ اور تم اس سے دعائیں کرتے ہو۔ التجائیں کرتے ہو۔ تو تم یاد رکھو۔ ان لوگوں کے

دل بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ

میں ہیں۔ قومیں ہمیشہ ایک رنگ میں نہیں رہا کرتیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ وائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا شدید ترین دشمن تھا۔ لیکن جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مدد مانگی۔ تو وہ آپ کی مدد کے لئے تیار ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے کہا۔ تمہیں مدد دینی پڑے گی۔ چنانچہ جس شخص کی تلوار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اٹھتی تھی اس نے اپنے سارے بیٹوں کو اپنے ساتھ لیا اور کہا۔ تم ایک ایک کر کے مرجاؤ۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے وہ سوہی خدا اب بھی موجود ہے۔ اور وہی دنیا بھی ہے۔ اگر تم

ان دنوں سے فائدہ اٹھاؤ

خدا تعالیٰ کے آگے گریہ وزاری کرو۔ اور اس سے مدد مانگو۔ تو اس میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہی لوگ جو تمہاری مخالفت کر رہے ہیں۔ تمہاری تائید کرنے لگ جائیں۔ جو لوگ تمہیں مارنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ تمہاری زندگی کا موجب ہو جائیں۔ وہی لوگ جو تمہارے دشمن ہیں۔ تمہارے دوست بن جائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں دشمن کو دوست بنا سکتا ہوں اور یہ بات بھی سچ ہے۔ کہ وہ دوست کو دشمن بھی بنا سکتا ہے۔

پس تم ان دنوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگو تا

اس کی مدد اور نصرت

سے تمہاری مصیبت کے دن کٹ جائیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مصیبت کے ان دنوں کا کٹنا اصل چیز نہیں۔ اس سے ہم صرف زندہ رہ سکتے ہیں۔ مگر زندہ تو ہم اس وقت بھی تھے جب ہم احمدی نہیں تھے۔ زندہ ہم تب بھی رہ سکتے ہیں۔ اگر ہم اسلام کو چھوڑ دیں اور عیسائی ہو جائیں۔ زندہ ہم تب بھی رہ سکتے ہیں۔ اگر ہم یہودی ہو جائیں۔ ہندو ہو جائیں یا سکھ ہو جائیں پس زندگی ہمارا اصل مقصود نہیں۔

ہمارا اصل مقصود یہ ہے

کہ وہ تعلیم جو قرآن کریم اس دنیا میں لایا ہے۔ اس کے مطابق ہم اپنی زندگی گذارنے کی کوشش کریں۔ صرف زندہ رہنے کے لئے ہم کوشش نہ کریں۔ بلکہ کوشش کریں۔ کہ قرآن کریم کی حکومت جاری ہو۔ ہم سچے مسلمان بن جائیں تا دنیا میں وہی چیز قائم ہو جائے۔ جس کے قائم کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ اگر ہم باقی لوگوں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ تو ہمارا وجود قیمتی ہو جاتا ہے۔ اور ہماری موت خطرناک ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم باقی لوگوں کے لئے نمونہ نہ بن سکیں۔ تو خدا تعالیٰ ہمیں زندہ تو رکھے گا۔ لیکن ہماری مثال اس کتے کی سی ہوگی۔ جسے روٹی ڈال دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ یہ دیکھ کر کہ ہم مظلوم ہیں۔ اگرچہ بیکار ہیں۔ ہمیں بھی بچائے گا۔ کتا بھی جلا جاتا ہے تو اسے بچا لیا جاتا ہے۔ لیکن ہماری زندگی کسی کام کی نہیں ہوگی۔ پس زندگی اصل چیز نہیں۔

مسلمان ہو کر زندہ رہنا

اصل چیز ہے۔ تم صرف زندہ رہنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ مسلمان بن کر زندہ رہنے کی کوشش کرو۔

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ دراز سے بوجہ فالج بیمار ہے۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ چارپائی سے بھی نہیں اٹھا جاتا۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے۔ (شیخ نیاز محمد مختیار ریٹائرڈ)

۲۹ رمضان المبارک

رمضان المبارک کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ جماعت کے دوست اس کی برکات اور فیوض سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش میں ہونگے۔ ماہ رمضان کے آخر میں دوستوں کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاء خاص کے حصول کا موقعہ ہر سال وکالت مال کی طرف سے اس رنگ میں پیدا کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر وکیل المال ۲۹ رمضان المبارک کو ان مخلصین کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ جو اس تاریخ کو اپنے وعدے سو فی صدی ادا فرما دیتے ہیں۔ امسال بھی یہ انشاء اللہ یہ فہرست ۲۹ رمضان کو حضور کی خدمت میں دعائے خاص کے لئے پیش ہوگی۔ امید ہے دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش فرمائیں گے وعدہ کی جلد ادائیگی اور بالخصوص اس موقعہ پر ادائیگی جہاں دوستوں کے لئے خاص ثواب کا موجب ہوگی۔ وہاں دوست حضرت اقدس کے ارشاد کی بھی تعمیل کرنے والے ہوں گے کہ

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے جون۔ جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے۔ اور زمینداروں کی دونوں فصلوں کی آمد اس عرصہ میں آجاتی ہے۔ اور پھر تازہ وعدہ کی وجہ سے دلوں میں جوش ہوتا ہے۔ جو اس وقت کو گذار دیتا ہے۔ وہ اپنے آپکو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال دیتا ہے"

۲۹ رمضان المبارک کی فہرست میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ تمام رقوم تاریخ مذکورہ تک مرکزی خزانے میں داخل ہو جائیں۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

قرآنی حقائق و معارف کا خزانہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درس القرآن کے مختصر نوٹ

(۱)

(منقول از ماہنامہ الفرقان بابت ماہ فروری رمارچ، اپریل ۱۹۵۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ رفروری ۱۹۵۳ء سے مسجد مبارک ربوہ میں قرآن مجید کے درس کا آغاز فرمایا ہے۔ یہ درس سورۂ مریم سے شروع ہوا ہے۔ مؤقر ماہنامہ الفرقان میں اس درس کے ضروری نوٹ مختصر طور پر اپنے الفاظ میں شائع ہوئے ہیں۔ جو شکریہ کے ساتھ قارئین المصلح کے افادہ کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

سورۂ مریم رکوع ۱

سورۂ مریم کا زمانۂ نزول

یہ سورہ مکی زندگی کے اوائل میں نازل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دعویٰ نبوت کے بعد چوتھے سال کے آخر میں یا پانچویں سال کے شروع میں نازل ہوئی ہے۔ تاریخی طور پر ثابت ہے۔ کہ ہجرت حبشہ کے مہاجرین کو واپس لانے کے لئے قریش مکہ نے جو وفد نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے نجاشی اور اس کے درباریوں کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف بھڑکانے کے لئے کہا تھا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ ؑ کو نہیں مانتے۔ اور ان کی توہین کرتے ہیں۔ اس موقع پر ان صحابہؓ کے امیر حضرت جعفرؓ نے دربار میں سورہ مریم کا پہلا حصہ پڑھ کر سنایا۔ جس سے حضرت مسیحؑ کے بارے میں اسلامی عقیدہ ظاہر ہوتا تھا۔ اس واقعہ سے بالبداہت ثابت ہے۔ کہ یہ سورۃ ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔ میرے نزدیک اس سورۃ کا زمانۂ نزول ۴ نبوت کا آخر یا ۵ نبوت کا شروع ہے۔

سورۂ مریم کا مضمون

اس سورۃ میں عیسائیت کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ نیز موجودہ عیسائیت کے غلط عقائد کی تردید کرکے عیسائیوں سے مقابلہ کے لئے اصولی تعلیم پیش کی گئی ہے۔ اس سورۃ کا مضمون سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف کے تسلسل میں ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل میں یہودیوں کی دو تباہیوں کا ذکر تھا۔ جن میں سے پہلی تباہی تو حضرت مسیحؑ سے کافی عرصہ پہلے واقع ہوئی۔ مگر دوسری تباہی کا سلسلہ حضرت مسیحؑ سے کچھ قبل شروع ہوا۔ اور آپ کی بعثت سے بعد تک ممتد رہا۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں اصحاب الکہف کا ذکر فرمایا۔ اور پھر عیسائیت کے مادی عروج کو تفصیلاً بیان فرمایا۔ اسی تسلسل میں اب سورۂ مریم میں بگڑی ہوئی عیسائیت کے مقابلہ کا طریق بتایا گیا ہے۔

ایک پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکی زندگی میں زیادہ مقابلہ مشرکین سے تھا۔ اس لئے مکی سورتوں میں عموماً مشرکین کے خیالات کی تفصیلی تردید ہوتی رہی ہے۔ سورہ مریم وہ پہلی مکی سورۃ ہے جس میں تفصیل سے رد عیسائیت کیا گیا ہے۔ ۴ نبوت کے آخر میں یکایک اس تبدیلی سے یہ بتانا مقصود تھا۔ کہ اب بہت جلد مسلمانوں کو عیسائیوں سے تفصیلی گفتگو کرنے کے موقعے پیش آئیں گے۔ اور ہم تمہیں بتلاتے ہیں۔ کہ ایسے موقع پر کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ گویا اس سورۃ کے مضمون اور اس کے اسلوب بیان میں صاف طور پر پیشگوئی کر دی گئی تھی۔ کہ مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنی پڑے گی۔ اور ان کا واسطہ اب براہِ راست عیسائیوں سے پڑیگا۔ اس طرح اس سورۃ میں ہجرت حبشہ کی صریح خبر دی گئی تھی۔

قرآن کریم کے اس لطیف انداز کو ہمارے مفسرین نے بالعموم نہیں سمجھا۔ لیکن یہ بات یورپین مستشرقین کو ضرور کھٹکی ہے۔ اسی لئے انہوں نے ناکام کوششیں کی ہیں۔ کہ سورۂ مریم کو ہجرت حبشہ کے بعد نازل ہونے والی سورۃ ثابت کریں۔

کہٰیٰعص کے معنے

حضرت ام ہانی رضؓ سے مروی ہے۔ کہ ک سے مراد کافی ہے اور ھ سے مراد ہادی ہے۔ ع سے علیم مراد ہے۔ اور ص صادق کا مختصر ہے یا حرف ندا ہے۔ حضرت علی رضؓ اور حضرت ابن عباس رضؓ سے ان حروف کے معانی قدرے مختلف مروی ہیں۔ لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ یہ حروف صفات الٰہیہ کا اختصار ہیں۔ حضرت ام ہانی رضؓ کی روایت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔ اس لئے اسے ترجیح حاصل ہے۔

کہٰیٰعص کا مطلب یا کو حرف ندا قرار دے کر یہ بنتا ہے۔ کہ اے خدا جو علیم اور صادق ہے۔ تو کافی ہے اور ہدایت دینے والا ہے۔ یہ مضمون عقل اور بائبل کے بیانات سے بھی ثابت ہے۔ کیونکہ جس ذات کو انسانی ضروریات کا پورا علم ہوگا۔ وہی ان ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوگی۔ اور وہی کافی ہوگی۔ اور جو صادق خدا ہے۔ وہ انسان کو مخلصی دے سکتا ہے۔ اور اسی کے وعدہ سے نجات حاصل ہوگی۔ پس صفتِ علیم کا ظہور اس کے کافی ہونے سے ہوتا ہے۔ اور صفتِ صادق کا پتہ اس کے ہادی ہونے سے لگتا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ ہی علیم کل ہونے کے باعث کافی ہے۔ تو دوسرے یا تیسرے خدا کی کیا ضرورت ہے۔ اور جب خدا ئے صادق ہی نجات اور مخلصی بخشنے والا ہے۔ تو مسیحی کفارہ کا عقیدہ خود بخود باطل ہو گیا۔ اس طرح سے سورہ مریم کے اس مقطع میں اصولی طور پر عیسائیت کے بنیادی عقائد تثلیث اور کفارہ کی تردید موجود ہے۔

ذکر رحمت ربک عبدہٗ زکریا

یہ خبر ہے اور اس کا مبتدا "ھٰذا" محذوف ہے۔ معنی یہ ہوں گے۔ کہ یہ تیرے رب کے اپنے بندے زکریا پر رحمت کرنے کا بیان یا یاددہانی ہے۔ ذکر ایسی یاددہانی کو کہتے ہیں۔ جس سے مخاطب کو خاص توجہ دلائی جاتی ہے۔ ربک کا لفظ رکھ کر یہ اشارہ کیا ہے۔ کہ وہ رحمت اب تیرے بڑھانے کے لئے سر ہونے لگا آرہی ہے۔ حضرت یحییٰ حضرت مسیحؑ کے لئے بطور ارہاص تھے۔ اور حضرت مسیح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے ارہاص مقرر کیا گیا تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش میں واضح اشارہ تھا۔ کہ اب آئندہ نبی بنی اسرائیل میں سے نہیں آئیگا۔ بلکہ موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق ان کے بھائیوں یعنی بنی اسماعیل میں سے آئیگا۔

عبدہٗ لانے کی حکمت

عربی زبان کے لحاظ سے ذکر رحمت "ربک زکریا" سے مفہوم واضح ہو جاتا تھا۔ اس لئے سوال ہوتا ہے۔ کہ درمیان میں عبدہٗ لانے کی کیا حکمت ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ رحمان اور رحیم ہے۔ اور اس کی رحمت دو طرح ہوتی ہے۔ (۱) انسان کے عمل یا اسکی نیکی کے بغیر ہونے والی رحمت صفت رحمانیت کے ماتحت ہوتی ہے۔ (۲) انسان کی نیکی اور اسکی اہلیت کی بنا پر ہونے والی رحمت صفت رحیمیت کے ماتحت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت میں عبدہٗ کا لفظ رکھ کر واضح فرما دیا۔ کہ ہم نے زکریا کو اس خاص رحمت سے نوازا۔ جو نیکوکاروں کو ملتی ہے۔ وہ چونکہ ہمارا اطاعت گزار بندہ تھا۔ اور ہمارے احکام کی تعمیل کرنے والا تھا۔ اس لئے ہم نے اس پر یہ رحمت کی۔ گویا عبدہٗ کا لفظ حضرت زکریا کے استحقاقِ رحمت کے ذکر کے لئے بیان ہوا ہے۔

اذ نادیٰ ربہٗ نداءً خفیا

اس میں اس رحمت کے ظہور کا موقع اور محرک بیان ہوا ہے۔ فرمایا کہ ہم نے زکریا کو اس وقت اس رحمت سے نوازا۔ جب اس نے ہمارے سامنے اپنے سربستہ راز کو کھولتے ہوئے دعا کی۔ لفظ ندا بلند آواز سے پکارنے اور محض بلانے کے لئے آتا ہے۔ خفیاً کے لفظ سے متعین ہو گیا۔ کہ اس جگہ بلند آواز سے پکارنے کے معنے نہیں ہیں۔ بلکہ اپنی دبی ہوئی دیرینہ آرزو کے بیان کرنے کے ہیں۔

قال رب انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا ط

حضرت زکریا نے اس جگہ اپنی ظاہری اور جسمانی کمزوری کا ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ بڑھاپے کی وجہ سے میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر کے بال سفید ہو کر چمکنے لگ گئے ہیں۔ بال جب سفید ہونے لگتے ہیں۔ تو پہلے ان کی سیاہی زائل ہوتی ہے۔ مگر جب بالکل سفید ہو جاتے ہیں۔ تو ان پر اشتعل الراس شیبا صادق آتا ہے۔

ولم اکن بدعائک رب شقیا

لفظ دعا مصدر ہے۔ اس جگہ اس کے دو معنے ہیں۔ (۱) میں تجھے پکار کر کبھی ناکام اور بے مراد نہیں رہا۔ (۲) چونکہ تو نے اپنے الہام و کلام سے مجھے نوازا ہے۔ اس لئے میں اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہ سکتا۔

وانی خفت الموالی من ورائی

مجھے اپنے بعد اپنے چچا زاد بھائیوں وغیرہ رشتہ داروں سے ڈر ہے۔ یعنی وہ میری وفات کے بعد گدی قائم کرکے دین کو مسخ کر دیں گے۔ الموالی کا لفظ مولیٰ کی جمع ہے۔ جس کے کئی معنے ہوتے ہیں۔ اس جگہ چچا زاد بھائی اور رشتہ دار کے ہیں۔

(باقی)

آئندہ ماہ حکومت پاکستان نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کردیگی

کھلے عام لائسنس کے دوبارہ جاری ہونے کا فی الحال کوئی امکان نہیں ہے

کراچی ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال کے باقی ۶ ماہ کے لئے حکومت پاکستان کی نئی درآمدی پالیسی کا اعلان آئندہ ماہ کے ختم ہونے سے پہلے کردیا جائیگا۔ وزارت تجارت ان دنوں وزارت خزانہ کے مشورے کے ساتھ درآمد کا شیڈول بنا رہی ہے۔ جس میں ان اشیاء کے نام درج ہیں۔ جن کو درآمد کرنے کی اجازت دی جائیگی۔ یہ درآمدی پالیسی جولائی سے دسمبر تک کے لئے ہوگی اگرچہ ابھی تک نئی درآمدی پالیسی کی تفصیلات معلوم نہیں ہوسکیں۔ مگر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ درآمد پر کنٹرول اس کا نمایاں پہلو ہوگا۔ اس سال کی آئندہ ششماہی میں کھلے عام لائسنس کا دوبارہ جاری ہونا ممکن نہیں ہے۔ وزارت تجارت جولائی دسمبر کے درمیانی عرصے کے لئے بہرحال ضروری خام اشیاء کے درآمدی لائسنس جاری کررہی ہے۔ تاکہ مقامی صنعتیں جاری رہیں۔ اس کے علاوہ جو لائسنس اس وقت جاری کئے جارہے ہیں۔ وہ مئی سے دسمبر تک کے درمیانی عرصہ کے لئے بھی قابل استعمال بنائے جارہے ہیں۔

لندن میں آج پہلی نہرو محمد علی ملاقات ہوگی

لندن ۲۸ مئی۔ وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو کل جمعہ کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔ اور اسی دن ان کی وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے پہلے غیر رسمی ملاقات ہوگی۔ امید ہے آئندہ ہفتہ کے آخر تک یہ دونوں وزرائے اعظم کشمیر اور نہری پانی کے تنازعہ پر ذرا مفصل بات چیت کریں گے۔ اور اس کے بعد وسط جون تک دونوں ملکوں کے تنازعات کی تہ تک پہنچ جائیں گے۔ اس طرح لندن کی بات چیت جولائی میں کراچی کی باقاعدہ کانفرنس کا ابتدائی مرحلہ ثابت ہوگی۔

وزیر اعظم سیاہ شیروانی اور جناح کیپ پہنیں گے

لندن ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی کے موقع پر سیاہ شیروانی اور جناح کیپ پہنیں گے۔ پاکستان ہائی کمیشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم ۲ جون کو بی۔ بی۔ سی سے تقریر نشر کریں گے۔ ۸ جون کو وزیر اعظم برطانیہ کی پاکستان سوسائٹی کے جلسے میں تقریر کریں گے۔

پنڈت نہرو لندن روانہ ہوگئے

نئی دہلی ۲۸ مئی۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو آج دوپہر کو بمبئی اور قاہرہ کے راستے لندن روانہ ہوگئے۔ تاکہ ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی کے جشن اور دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کانفرنس میں شریک ہوسکیں۔ جاتے وقت ہوائی مستقر پر وہ قاہرہ میں ۳ جنرل نجیب سے ملاقات کریں گے۔ اور واپسی پر مصر میں ۲ یا تین روز قیام کریں گے۔

لندن میں وزیر اعظم پاکستان کی مصروفیات

لندن ۲۸ مئی۔ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے بازدید کے طور پر لارڈ سوئنٹن برطانوی دولت مشترکہ کے وزیر سے ملاقات کی۔ کل صبح وزیر موصوف مسٹر محمد علی سے ملنے آئے تھے۔ آج وزیر اعظم کے ساتھ ان کی بیگم بھی تھیں۔ ویسٹ منسٹر ہال میں ملکہ الزبتھ کے اعزاز میں آج کھانے کی ضیافت میں وزیر اعظم اور ہائی کمشنر پاکستان بھی شریک تھے۔ یہ کامن ویلتھ پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کی طرف سے دعوت دی گئی تھی آج رات دو روز کے لئے وزیر اعظم پیرس جارہے ہیں۔ جہاں وہ پاکستانی سفیر مسٹر حبیب رحمت اللہ کے یہاں قیام کرکے دوپہر کا کھانا سر آغا خاں کے ساتھ کھائیں گے۔ اور ہفتہ کو لندن واپس آجائیں گے۔

ایران میں مبینہ برطانوی جاسوس کی رہائی

تہران ۲۸ مئی۔ کیپٹن ہنری نوارا سابق برطانوی فوجی کپتان کو نومبر ۱۹۵۲ء میں جاسوسی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اسے پیرول پر رہا کردیا گیا۔ اب وہ بذریعہ طیارہ بغداد روانہ ہوگیا۔ اس کی والدہ اور بیوی تہران میں رہ گئی ہیں کیپٹن کی ۶۰ تصاویر غیر ممالک میں ایرانی سفارت خانوں کو شناخت کے لئے روانہ کی جارہی ہیں۔ کیپٹن نوارا کو اب ایران میں دوبارہ آنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

سوئیکارنو کو اغوا کرنے کی سازش

کراچی ۲۸ مئی۔ انڈونیشی سفارت خانے نے اطلاع دی ہے۔ کہ گذشتہ ہفتے کارنگ میں انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کو اغوا کرنے کی جو سازش کی گئی تھی۔ اس کا مقصد جارحانہ نہیں تھا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ اغوا کرنے والے یہ چاہتے ہیں۔ کہ صدر سوئیکارنو سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ انڈونیشیا کا دار الحکومت جاکرتا سے جوگجاکرتا منتقل کردیں۔ صرف یہ مطالبہ پیش کرنے کے لئے یہ لوگ صدر سوئیکارنو کو اغوا کرنا چاہتے تھے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان چند علاقوں کے تبادلہ پر وزراء اعظم غور کریں گے

دہلی ۲۹ مئی۔ پاکستان اور بھارت میں چند علاقوں کے تبادلہ پر وزراء اعظم غور کریں گے۔ یہ ہے وہ انکشاف جو اخبار اسٹیٹسمین دہلی کے نمائندے نے کیا ہے۔ نمائندے نے لکھا ہے۔ کہ پاکستان و بھارت کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے ایجنڈے میں ان علاقوں پر غور کرنے کا سوال بھی شامل کیا گیا ہے۔ جو پاکستان یا بھارت کی ملکیت میں ہیں۔ اور دوسرے ملک کے علاقہ میں محصور ہیں۔ اس قسم کا بھارتی علاقہ ۲۶ مربع میل اور پاکستانی علاقہ ۱۱ مربع میل ہے۔ یہ علاقے کوچ بہار کے قریبی اضلاع میں واقع ہیں۔ ایک تجویز یہ ہے۔ کہ ان علاقوں کا تبادلہ کرلیا جائے یہ بھی ایک تجویز ہے کہ مشرقی بنگال اور کوچ بہار کے درمیان سرحدوں کی پھر سے ترتیب ہو۔ جس میں انتظامی ضروریات کا لحاظ رکھا جائے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو کوچ بہار کا کچھ علاقہ مشرقی بنگال میں شامل ہوجائیگا۔ اس کے بدلے میں مغربی بنگال رنگپور (مشرقی بنگال) ضلع کے ایک تھانہ کا مطالبہ کررہا ہے۔ جو کوچ بہار کے علاقہ کے اندر واقع ہے۔

سندھ میں گیہوں کی وصولیابی کا نیا طریقہ کار

کراچی ۲۸ مئی۔ حکومت سندھ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ یہ بات حکومت سندھ کے علم میں لائی گئی ہے۔ کہ گیہوں کی موجودہ وصولیابی کی اسکیم پر عملدرآمد سے کاشتکاروں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور ہوسکتا ہے۔ کہ اس کا گیہوں کی کاشت پر برا اثر پڑے۔ اس خیال کے پیش نظر حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گیہوں صرف ان کاشتکاروں سے حاصل کیا جائیگا جنہوں نے ایک سو ایکڑ یا اس سے زائد علاقہ میں گیہوں کی کاشت کی ہو۔ بیراج کے علاقہ میں گیہوں کی وصولیابی کی شرح ۲½ من فی ایکڑ ہوگی۔ جہاں تک غیر بیراجی علاقہ کا سوال ہے۔ چونکہ اس علاقہ میں گیہوں کی پیداوار نسبتاً کم ہوتی ہے۔ اس لئے وصولیابی کی شرح ۱½ من فی ایکڑ ہوگی۔ بوسی اور سیلابی گیہوں اور کچی زمینوں میں پیدا ہونے والے گیہوں کے لئے بھی ۱½ من فی ایکڑ کی شرح رکھی گئی ہے۔ چونکہ درباری قسم کے گیہوں کی پیداوار بہت کم ہے۔ اس لئے اسے اس اسکیم سے مستثنےٰ کردیا گیا۔ اس بات کی توقع کی جاتی ہے۔ کہ مذکورہ احکامات سے کاشتکاروں کو فائدہ پہنچیگا اور آئندہ فصل ربیع میں اور زیادہ علاقہ پر گیہوں کی کاشت کریں گے۔

بھارت میں شرنارتھیوں کو ۹۰ کروڑ کا معاوضہ

نئی دہلی ۲۸ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ حکومت ہند شرنارتھیوں کو بطور معاوضہ جو ۹۰ کروڑ روپے تقسیم کرے گی۔ اس میں سے ۹۸ فی صدی دعاوی ایسے ہیں۔ جن کی رقم ۵۰ ہزار روپے سے کم ہے۔

حیدرآباد سندھ میں بارش اور اولے

حیدرآباد سندھ ۲۸ مئی۔ آج حیدرآباد میں دن بھر کی شدید گرمی کے بعد شام کو موسلا دھار بارش ہوئی۔ یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ کچھ عرصہ تک ژالہ باری بھی ہوئی۔ بارش کے بعد موسم کافی کھل گیا۔ یہاں میدانوں میں جو غلہ پڑا ہوا تھا۔ وہ آج کی موسلا دھار بارش سے بھیگ گیا ہے۔

امبیدکر نے اپنی زندگی بودھ مت کے لئے وقف کردی

بمبئی ۲۸ مئی۔ بھارت کے سابق وزیر ڈاکٹر امبیدکر نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی تمام باقی زندگی بھارت میں بودھ مت کی تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے پست اقوام کے ایک اجتماع میں اس کا انکشاف کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر خوشی ظاہر کی۔ کہ بھارت میں بودھ مت پھیلتا جارہا ہے۔ بھارت میں ذات پات کے موجودہ امتیازات کی سخت مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ جب تک سماج کی نظر میں سب لوگوں کو یہاں برابر کا درجہ حاصل نہیں ہوگا۔ بھارت ترقی نہیں کرسکتا۔

بھارت سے پاکستان آنے والے مسلمانوں کا چالان

بغداد الجدید ۲۸ مئی۔ گذشتہ ماہ غیر معین راستوں کے بغیر پاسپورٹ پاکستان میں داخل ہونے پر بہاولپور پولیس نے بھارت کے ۳۴ مسلمانوں کا چالان کردیا۔ ان سب نے بیان میں کہا ہے۔ کہ بھارت میں حالات ایسے ہیں۔ کہ ہم مجبور ہوکر پاکستان میں پناہ لینے کے لئے آگئے۔

کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بننے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ آئزن ہاور کا بیان

واشنگٹن ۲۸ مئی۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے آج ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ حالت میں کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ صدر آئزن ہاور نے اس کی بھی مخالفت کی۔ کہ کوئی مغربی ملک کمیونسٹ ملکوں کے ساتھ تجارت کرے۔

ٹھٹھہ ۲۸ مئی۔ پیر علی محمد راشدی سندھ کے وزیر مال نے اچانک یہاں کا دورہ کرکے ایک ہوٹل میں چائے پی۔ اور عوام سے بے تکلفی کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔

ڈھاکہ میں نیا ٹیلیفون ایکسچینج

کراچی ۲۸ مئی۔ ڈھاکہ میں ۸۰ ہزار روپے کی لاگت سے ۱۰۰۰ خودکار ٹیلیفون ایکسچینج نامزد کیا جا رہا ہے۔ جو مشرقی پاکستان میں سب سے بڑا ٹیلیفون ایکسچینج ہوگا۔ یہ ایکسچینج دسمبر سے پہلے کام کرنے لگے گا۔ ایکسچینج میں ساز و سامان نصب کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اور توقع ہے کہ یہ کام چھ ماہ میں مکمل ہو جائیگا۔ ایکسچینج ایک نئی عمارت میں قائم کیا جائے گا۔ جو اسی مقصد کے لئے تعمیر کی گئی ہے۔

یہ عمارت اپریل کے اواخر میں مکمل ہوئی تھی۔ لہذا ساز و سامان نصب کرنے کا کام اس ماہ سے قبل نہیں شروع کیا جا سکا۔ تعمیر کے کام کے نگران میسرز سیمنس اینڈ ہالسک کے جرمن انجینئر ہیں۔ اسی فرم نے گذشتہ اکتوبر میں ٹیلیفون کا ساز و سامان فراہم کیا تھا۔ تربیت یافتہ عملہ اور ساز و سامان کی کمی کے سلسلہ میں زبردست مشکلات کے باوجود ڈھاکہ میں ٹیلیفون کی سہولتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ ڈھاکہ جو برصغیر کی تقسیم سے پہلے محض ایک ضلع کا صدر مقام تھا۔ اور جس میں ٹیلیفون کی ۵۰۰ لائینیں تھیں۔ اب مشرقی بنگال کے صوبائی حکومت کا دارالحکومت اور روز افزوں اقتصادی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ اس طرح ٹیلیفون کی ضروریات بہت بڑھ گئیں۔ ۵۰۰ لائنوں کے ایکسچینج کو ۸۰۰ لائنوں میں تبدیل کیا گیا۔ اور دو نئے ایکسچینج ایک سیکرٹریٹ میں اور دوسرا عدالت میں بالترتیب ۲۰۰ اور ۳۰۰ لائنوں کے قائم کئے گئے۔ امید ہے کہ ۲۰۰۰ لائنوں کا ایکسچینج مشرقی پاکستان کے دارالحکومت کی ضرورتوں کے لئے کافی ثابت ہوگا۔ یہ مشرقی پاکستان میں دوسرا خودکار ایکسچینج ہوگا۔ ۱۰۰۰ لائنوں کا پہلا ایکسچینج چٹاگانگ میں مارچ ۵۲ء میں قائم کیا گیا تھا۔

ایورسٹ کو سر کرنے کی مہم ناکام ہو گئی

کھٹمنڈو ۲۸ مئی۔ جو اطلاعات بذریعہ خبر رساں بتیشی کھٹمنڈو پہنچی ہیں ان کے مطابق ماؤنٹ ایورسٹ کو فتح کرنے کی مہم ناکام ہو گئی ہے۔ دنیا کی بلند ترین چوٹی کو سر کرنے کی یہ کوشش برطانوی کوہ پیماؤں کی ایک مہم کی طرف سے کی جا رہی تھی۔

کراچی ۲۸ مئی۔ حکومت سندھ نے صوبائی دارالحکومت کراچی سے حیدرآباد منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی محکمہ مالیات اس معاملہ کے مالی پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہے۔ کراچی سے سندھ کے دارالحکومت حیدرآباد منتقل کرنے کا کام تدریجی کیا جائے گا۔ دارالحکومت کی تعمیر کا خرچ جزوی طور پر اس رقم میں سے ہوگا۔

نجیب نہرو ملاقات بہت اہم ہوگی

نئی دہلی ۲۸ مئی۔ بھارت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو لندن جاتے ہوئے آج رات قاہرہ کے ہوائی اڈے پر مصر کے وزیراعظم جنرل نجیب سے جو ملاقات کرینگے اسے نئی دہلی کے سیاسی مبصر بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت سوچ رہی ہے۔ کہ بھارت سویز کا مسئلہ حل کرانے میں زیادہ سرگرمی دکھائے۔ اس سوال پر نجیب اور نہرو کے درمیان تبادلہ خیال ہو چکا ہے۔ اس معاملہ میں اب تک بھارت کا رویہ مصر کے حق میں ہمدردانہ رہا ہے۔

ڈاکٹر مالان کا بیان

لندن ۲۹ مئی۔ جنوبی افریقہ کے وزیراعظم ڈاکٹر مالان جشن تاجپوشی میں شرکت کرنے کیلئے لندن پہنچ گئے ہیں۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے کہا کہ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے خلاف جو ایجی ٹیشن اٹھا تھا اب اس کا زور ٹوٹ چکا ہے۔

پنڈت نہرو کے ساتھ لندن میں غیر رسمی مذاکرات ہونگے

وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی پیرس پہنچ گئے

پیرس ۲۸ مئی۔ وزیراعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج بیان بتایا کہ انہوں نے جنرل نجیب کی دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ اور وہ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے بعد قاہرہ جائیں گے۔ مسٹر محمد علی آج لندن سے بذریعہ ٹرین دورہ کے دوران پیرس پہنچے ہیں۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کوئی پاکستانی وزیراعظم فرانس کے دارالحکومت آیا ہے وہ یہاں رد ہٹرین کے بین الاقوامی جلسے میں شرکت کریں گے۔ ریلوے اسٹیشن پر فرانس میں پاکستان کے سفیر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ اور سفارت خانے کے عملے نے ان کا خیر مقدم کیا۔ وزیراعظم نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ ایک زمانہ سے پیرس آنے کے خواہشمند تھے۔ مسٹر محمد علی نے بتایا کہ لندن میں پنڈت نہرو کے ساتھ بین المملکتی تنازعات کو دور کرنے کے لئے بات چیت کریں گے۔ وہ غیر رسمی نوعیت کی ہوگی۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر فوسٹر ڈلس کے حالیہ دورہ کراچی کا ذکر کرتے ہوئے۔ وزیراعظم پاکستان نے کہا۔ کہ اس ملاقات میں باہمی دلچسپی کے معاملات پر غور کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک دفاعی کمان قائم کرنے کے سوال پر بھی مسٹر ڈلس کے ساتھ بحث ہوئی۔

پاکستان میں بجلی کی پیداوار تگنی ہو گئی

کراچی ۲۸ مئی۔ گذشتہ پانچ سال میں پاکستان میں بجلی کی پیداوار تگنی ہو گئی ہے ۱۹۴۸ء میں پاکستان میں اسٹیم اور پانی سے ۲۶۶ و ۱۳۰ ملین کیلوواٹ بجلی پیدا ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں یہ ۷۹۳ ملین ہو گئی اس طرح ۱۹۴۸ء کی نسبت بجلی کی پیداوار میں تگنا اضافہ ہو گیا۔

عالمی تعمیر کے لئے امریکہ میں فنڈ قائم کرنے کی تحریک

پرنسٹن ۲۸ مئی۔ اہل امریکہ کی ایک بڑی اکثریت نے صدر آئزن ہاور کی اس تجویز کو پسند کیا ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ کے بعد جس قدر بھی بچت ہو اس کا ایک حصہ عالمی فلاح و بہبود کے کاموں پر خرچ کیا جائے۔ لوگوں کی یہ رائے "امریکی انسٹی ٹیوٹ برائے رائے عامہ" سے معلوم ہوئی ہے انسٹی ٹیوٹ نے اس مقصد کے لئے تمام ملک سے رائے طلب کی تھی۔ رائے دینے والوں میں دونوں سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل ہیں۔

کراچی کے نئے میونسپل کمشنر کا تقرر

کراچی ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے مسٹر ماڈونلڈ کی جگہ جو طویل رخصت پر لندن جا رہے ہیں مسٹر سرور حسن کو کراچی کا نیا میونسپل کمشنر مقرر کیا گیا۔

کراچی یونیورسٹی کیلئے غیر ملکی پروفیسر

کراچی ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی یونیورسٹی نے دوسرے ملکوں سے ماہرین تعلیم کی خدمات حاصل کی ہیں۔ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر ٹامسن کو شعبہ جغرافیہ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ ان کے یہاں جولائی میں پہنچ جانے کی توقع ہے۔ مانچسٹر یونیورسٹی میں نباتات کے پروفیسر ڈاکٹر وارنر شعبہ نباتات کے صدر کی حیثیت سے چارج لینے کیلئے اگست میں آئیں گے۔

مسٹر یوسف چودھری کی کراچی میں واپسی

ڈھاکہ ۲۸ مئی۔ مسٹر یوسف چودھری سابق جنرل سکریٹری مشرقی پاکستان مسلم لیگ کل ایک ہفتے کے بعد کراچی سے واپس آئے ہیں۔ کراچی میں انہوں نے وزیراعظم، گورنر جنرل، خواجہ ناظم الدین، مسٹر یوسف ہارون، مسٹر صلاح الدین اور دیگر لیگی لیڈروں سے ملاقات کی ہے۔

قصبہ سعدیہ کو آبادی سے خالی کرنے کی مہم

گوہاٹی ۲۸ مئی۔ آسام کے قصبہ سعدیہ کے ہزار لوگوں کو کشتیوں اور لاریوں کے ذریعہ نکالنے کی مہم شروع کی جا رہی ہے۔ آسام کا یہ قصبہ چاروں طرف سے دریائے ڈبرو کے سیلاب سے محصور ہو چکا ہے۔ یہاں سے ہزاروں پہاڑی اس قصبہ میں آکر تجارت کرتے ہیں۔ اب وہ سب چلے گئے ہیں۔

دو سو من دھان سے لبریز کشتی ڈوب گئی

پٹ سن کا ایک گودام بہہ گیا

ڈھاکہ ۲۸ مئی۔ دو سو من دھان سے لبریز ایک کشتی دریائے رنگ کیشوری میں کالا گاؤں کے قریب ایک طوفان کے دوران غرق ہو گئی دھان کی قیمت تین ہزار روپے بتائی جاتی ہے کو پریٹو سوسائٹی کا کھلی کا پٹ سن کا ایک گودام بھی طوفان میں بہہ گیا۔ جو منشی گنج سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔

حکومت مصر کو دھوکہ دینے کا مقدمہ

قاہرہ ۲۸ مئی۔ فلسطین کی جنگ میں ناکارہ اسلحہ بھیجنے کے سلسلے میں جو مقدمہ چل رہا ہے اور جس میں تیرہ ملزمین پر حکومت کو دھوکہ دینے کا الزام ہے اس کا فیصلہ دس جون تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

پاکستان اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے زندہ قوت ہے

گورنر جنرل پاکستان عزت مآب غلام محمد کے نام شاہ ابن سعود کا پیغام

کراچی ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ عزت مآب گورنر جنرل پاکستان کو سعودی عرب کے شاہ عبد العزیز ابن سعود کی جانب سے محبت بھرا ایک خط موصول ہوا ہے۔ ہز میجسٹی نے گورنر جنرل پاکستان کے دورۂ سعودی عرب کا ذکر کرتے ہوئے۔ امید ظاہر کی ہے کہ عزت مآب کے ساتھ ان کی گفت و شنید اسلام اور مسلمانوں کے شاندار مستقبل کا باعث ہوگی اور ہز اکسلنسی کی قیادت و رہنمائی میں پاکستان کی عظیم قوم اسلام اور شریعت کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک زندہ قوت ثابت ہوگی۔ شاہ ابن سعود نے لکھا ہے۔ کہ بلاشبہ یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ ہم خدا کی راہ پر متحد ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے گورنر جنرل اور باشندگانِ پاکستان کو اپنی بہترین دعائیں بھیجتے ہوئے۔ عزت مآب غلام محمد کو دوبارہ عرب کی مقدس سرزمین میں آنے کی دعوت دی ہے۔ تاکہ دوبارہ ملاقات کا موقع حاصل ہو سکے۔

لیڈر بقیہ صفحہ (۲)

جن سے تخریبی عناصر کئے جا رہے ملتی ہے اور نادانستہ طور پر ان خطرناک نتائج کے ذمہ دار بنتے ہیں۔ جو غیر آئینی طریق کار سے برآمد ہونے لازمی ہیں۔ روزن برگ کے حامیوں نے یہ نہیں کیا کہ عوام کو ان کے مقدمہ کا صحیح علم نہ ہونے دیا جائے اور محض اپنی طرف سے حکومت پر بے بنیاد الزام تراشی کر دی ہے۔ اور اسی طرح عدالت کے فیصلہ پر صرف غلط بیانیوں اور غیر متعلقہ باتوں سے جذبات بھڑکا کر اثر اندازی کی کوشش کی ہو وہ اپنی عدالتوں پر اور اپنی حکومت پر خود بھی اعتماد رکھتے ہیں۔ اور دوسروں کے دلوں میں بھی بد اعتمادی پیدا ہونے نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک حکومت اور عدالتوں کا اعتماد بہت بڑی قیمت رکھتا ہے۔ وہ اس کو خواہ کچھ بھی ہو کسی طرح گزند پہنچنا گوارا نہیں کرتے۔ ایسے ممالک ہی جن کے شہری ایسی بلند ذہنیتیں رکھتے ہوں دراصل امن کا گہوارہ ہوتے ہیں۔ جو ہر قسم کی ترقی کے لئے نہایت مفید ہے۔

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام

ڈان کے سٹاف رپورٹر کی اطلاع ہے کہ انجمن جمعیت الفلاح کے ہیڈ آفس کراچی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ انجمن جمعیت الفلاح کی کوشش سے مغربی جرمنی کے پانچ جرمنوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ یہ خبر نہایت ہی خوش آئند ہے۔ اور ہمیں اس سے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ ہم نے اکثر مسلمان علماء کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ بجائے ٭

٭ اور بجائے اس کے کہ اپنے ملک میں فرقہ وارانہ مسائل کھڑے کر کے مسلمانوں کے درمیان تفریق و تشتت کا باعث ہوں وہ بھی غیر مسلموں کو خاص کر اہل مغرب کو آغوشِ اسلام میں لینے کی کوشش میں مصروف ہونگے جبکہ [illegible] تحصیل حاصل ہے

وہ چپقلش کے غیر مسلم ممالک میں نکل کر تبلیغ کا فریضہ ادا فرمائیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مغربی ممالک میں موجودہ عیسائیت بطور مذہب کے سخت ناکام ہو چکی ہے۔ اور وہ لوگ ایک ایسے مذہب کے متلاشی ہیں جو نہ صرف ان کی عقلی تسلی کر سکے بلکہ انہیں حقیقی روحانیت سے بھی آشنا کرے۔ وہ نہ صرف موجودہ عیسائیت سے بیزار ہیں۔ بلکہ الحاد اور خشک عقلیت سے بھی اکتا چکے ہیں اس لئے ان ممالک میں اسلام کے لئے فضا بڑی سازگار ہے۔ صرف ایسے مسلمان علماء کی کمی ہے۔ جو اس کام کے سرانجام دینے کے لئے قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جمعیت الفلاح کی کامیابی ہماری تائید کرتی ہے۔ اور ہمیں واقعی بڑی خوشی ہے کہ اس طرف کچھ خیال پیدا ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ یہ کامیابی دوسری اسلامی کہلانے والی جماعتوں کی بھی اس طرف ترغیب کا باعث ہوگی۔

عرب حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ موجودہ حالات میں پاکستان کی جی کھول کر امداد کریں

دمشق بذریعہ ہوائی ڈاک۔ دمشق کے روزنامہ الحیاۃ نے تمام عرب ممالک کی حکومتوں اور ان کے عوام سے پاکستان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے کی پرزور اپیل کی ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ پاکستان نے تمام ایشیائی اور عرب ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں اناج مہیا کریں۔ تاکہ وہ قحط کا آسانی سے مقابلہ کر سکے۔ ہمارے خیال میں عرب حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ اس اپیل کے جواب میں سب سے پہلے لبیک کہیں۔ ممنونیت اور تشکر کے اظہار کا کم سے کم تقاضہ یہ ہے کہ اس وقت عرب حکومتیں کسی سے پیچھے نہ رہیں۔ ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم پاکستان کے آڑے وقت میں اس کی امداد کریں۔ کیونکہ اس نے ہمیشہ ہی عرب مفادات کی حمایت کی ہے۔ اور بالخصوص اس نے اسرائیل کو تسلیم کرنے سے ایسے وقت میں انکار کیا۔ جب کہ دنیا کی اکثر حکومتیں اس کے وجود کو تسلیم کرنے پر آمادہ تھیں حتیٰ کہ ترکی نے بھی اسے تسلیم کر لیا تھا۔ اخبار نے مزید لکھا ہے۔ انسانی ہمدردی کے علاوہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم پاکستان کے مصائب کو عام زاویۂ نگاہ سے بالا ہو کر دیکھیں۔ کیونکہ پاکستان عربوں کا فطری دوست ہے۔ ان کے مفادات کا حامی اور ان کے قومی حقوق کا محافظ ہے۔ پاکستان کی ماضی اور موجودہ تاریخ ان حقائق پر زندہ گواہ ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے مسائل کی تائید میں پاکستان نے ہمیشہ ہی جو موقف اختیار کیا ہے۔ ہم اسے کبھی نہیں بھول سکتے ہیں۔"

مولوی مودودی صاحب کی سزایابی

جہاں شام کے بہت سے علماء نے پاکستان کے گورنر جنرل کے نام تار بھیجے ہیں۔ کہ مولانا مودودی کی سزائے موت کو ختم کر دیا جائے۔ وہاں روزنامہ "الحیاۃ" نے اس سزا پر حسب ذیل تبصرہ کیا ہے۔ "مسٹر مودودی صاحب ایک مذہبی رہنما ہیں ایک مسلم پارٹی کے بانی ہیں۔ اور سب سے بڑی اسلامی مملکت کے سب سے بڑے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں پھر ان تمام باتوں کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ انہیں موت کی سزا دی گئی ہے۔ دراصل وہ اس سزا کے مستحق تھے کیونکہ انہوں نے پاکستانی قوم کے ایک بڑے حصہ کو مصیبت میں مبتلا کیا۔ یہ مطالبہ کیا کہ ایک مخصوص طبقے کو باقی تمام قوم سے علیحدہ ایک اقلیت قرار دیا جائے۔ جہاں تک حق و انصاف اور انسانی منشور کا تعلق ہے۔ انہیں فی الواقعہ یہی سزا ملنی چاہیے تھی۔" الحیاۃ نے آگے چل کر لکھا ہے کہ۔ "لیکن ان لوگوں کے متعلق ہم کیا کہیں گے۔ جنہوں نے لبنانی باشندوں کے درمیان۔ مذہب۔ فرقے۔ اور گروہوں کے نام پر۔ حقارت اور نفاق کا بیج بویا ہے؟ ان میں سے بعض ایسی کرتوتوں کو نظریہ و اصول اور مقصدِ حیات کا درجہ دیتے ہیں یہاں لبنان میں بھی ایسی ہی عدالت قائم ہونی چاہیے جو ہر اس شخص کو موت کا سزاوار ٹھہرائے۔ جو فرقہ داری کو تقویت پہنچاتا اور نفرت و حقارت کا بیج بوتا ہے" (بحوالہ روزنامہ ڈان ۲۹ مئی ۵۳ء صفحہ ۵)

دارالحکومت پاکستان میں وزیر اعظم محمد علی کے بیان کا پرجوش خیر مقدم

کراچی ۲۹ مئی۔ کراچی کے سیاسی حلقوں نے وزیر اعظم پاکستان کے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے کہ پاکستان برطانیہ کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے سوال پر نئے سرے سے غور کرے گا۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کا یہ بیان جو کل انہوں نے لندن میں دیا تھا۔ اہل پاکستان کی خواہشات کے عین مطابق ہے۔ اس لئے اس کا ملک بھر میں پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ سیاسی حلقوں کے خیال کے مطابق۔ وزیر اعظم پاکستان نے گزشتہ جمعہ اپنی پریس کانفرنس میں جب یہ کہا تھا کہ بعض معاملات پر ملک میں۔ اتفاق رائے ہو چکا ہے۔ ان کی بنا پر فوری آئینی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ تو دراصل انہوں نے برطانیہ کے ساتھ تعلقات پر از سر نو غور کرنے کی طرف ہی اشارہ کیا تھا۔ سیاسی حلقے اس بارے میں پوری طرح متفق ہیں کہ برطانیہ ہمیشہ پاکستان کو نظر انداز کرتا رہا ہے۔ اندریں حالات ان کا کہنا ہے کہ مسٹر محمد علی نے عام پاکستانیوں کے جذبات کو ظاہر کر کے قابل تعریف کام سرانجام دیا ہے۔

کراچی ۲۹ مئی۔ صنعتی و زراعتی ترقی کمپنیوں کی مالی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے مرکزی حکومت نے ۱۵ جون ۱۹۵۳ء کو دو نئے قرضے جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

چھ ڈپو ہولڈرز کے لائسنس منسوخ کر دیئے گئے

کراچی ۲۱ مئی۔ کراچی کے حکام نے تمام راشن ڈپوؤں کے مالکان کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے راشن کی مناسب اور سہولت تقسیم کے متعلقہ قوانین پر کما حقہ عمل نہ کیا تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ بے قاعدگیوں کا ارتکاب کرنے والے ڈپوؤں کے خلاف جو مہم جاری کی گئی ہے اسی سلسلے میں کراچی کے حکام گزشتہ چار یوم کے اندر اندر چھ راشن ڈپوؤں کے لائسنس منسوخ کر چکے ہیں ان کے خلاف مقررہ اوقات کی پابندی نہ کرنے اور اناج کو وقت پر نہ اٹھانے کے الزامات تھے اس عرصہ میں بعض ڈپو ہولڈرز پر متعدد بے ضابطگیوں کی وجہ سے جرمانے بھی کئے گئے ہیں۔